عالمی ٹریڈ یونین اسمبلی "خدشات سے دور: کام، تنخواہ اور دولت کی تقسیم پر ایک نیا نظریہ" 27 اگست، 2020

COVID-19 عہد میں اجتماعی حقوق کا از سر نو جائزہ اور اجتماعی سماجی کاروائی کی ضرورت

[عرف یکجہتی، نیو لبرل ازم کا خاتمہ ہے]

عالمی یونین کی تحریک میں کوئی بھی پرانے معمول پر واپس نہیں جانا چاہتا ہے۔ اس بحث کو بدلنے کے لئے کس چیز کی ضرورت ہے؟ کیا یہ ہم جس طرح سے منظم ہیں یا جو مطالبات ہم کر رہے ہیں وہ؟ کیا ہمیں کام، معیشت یا جمہوریت کا از سر نو تصور کرنے کی ضرورت ہے؟ یا شاید ان تینوں کا؟

ہدایت گرین فیلڈ
علاقائی سکریٹری آئی یو ایف ایشیاء / بحر الکاہل
27 اگست، 2020

پرانا معمول موجود نہیں ہے یہاں تک کہ اگر ہم اس میں لوٹنا چاہیں۔ کوویڈ 19 کے بحران، کساد بازاری اور دباو کے بعد، ہم نے یا تو طاقت کا توازن تبدیل کرنا ہے اور بنیادی طور پر اپنی سیاسی اور معاشرتی ترجیحات کو ایک مزید انصاف پسند، منصفانہ اور مہذب دنیا کی تعمیر شروع کرنے کے لئے تبدیل کرنا ہے۔ یا ہم اس سے کہیں زیادہ نازک، ٹوٹ پھوٹ، تقسیم شدہ معاشرے میں بڑے پیمانے پر بے روزگاری، وسیع پیمانے پر غربت، آمریت اور لامحالہ جنگ میں ڈوبنے کی طرف جا رہے ہیں۔

بحث کو تبدیل کرنے میں یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ COVID-19 کے بحران کے ذریعہ سامنے آنے والی کمزوریوں اور نزاکتوں کی ذمہ دار خراب پالیسیاں یا بری حکومتیں نہیں، بلکہ یہ نسل پرستی، پدرشاہی اور نیو لبرل ازم کا نتیجہ ہے۔ 40 سال سے زیادہ کی نیو لبرل ازم نے سماجی تحفظ، روزگار سے متعلق تحفظ، خوراک تک رسائی اور عام صحت عامہ کی دیکھ بھال کو منظم طور پر ختم کر دیا جس کی ابھی اشد ضرورت ہے۔ یہاں تک کہ ہماری یکجہتی سے کام کرنے کی صلاحیت - عوامی مفاد میں اجتماعی طور پر کام کرنا - کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ یہ انفرادیت اور نجی مفادات کا نیو لبرل گٹھ جوڑ ہے جو اب ہمیں مار رہا ہے، نہ کہ کورونا وائرس۔

ایک بہتر مستقبل کی تعمیر کے لئے ہمیں پدر پرستی اور نسل پرستی پر قابو پانے اور سرمایہ دارانہ نظام کو بنیادی طور پر چیلنج کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسا نظام جو ہر چیز کو اشیائے خورد و نوش میں بدل دیتا ہے اور اسے منافع کے لئے بیچا جاتا ہے۔ یہ تبدیلی لازمی بہتری کے لئے ہو۔ اس کے لئے معاشرے اور مروجہ سیاسی نظاموں کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے، بلکہ اپنی ٹریڈ یونینوں کو بھی تبدیل کرنا ہے تاکہ ہمارے پاس اس سے نمٹنے کے لیے سیاسی ارادہ اور طاقت دونوں ہو۔

اس وقت ہمارے پاس وہ طاقت نہیں ہے۔ ہمیں یونین آرگنائزنگ، مزید تنظیم سازی، اور جدوجہد کے ذریعے اسے تعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ کرنے کے لئے ہمیں بنیادی ٹریڈ یونین کے حقوق- تنظیم سازی کرنے کا حق، اجتماعی سودے کاری کا حق، اور ہڑتال کا حق دوبارہ مستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔ کارکنوں کے اجتماعی حقوق کا دفاع کرنے کے لئے ہمیں جس سیاسی میدان کی ضرورت ہے اس کی ساخت بنانے کے لئے موجودہ آئی ایل

او کنونشنز کو آزادی انجمن سازی، اجتماعی سودے کاری، روزگار کا حق، معاشرتی تحفظ کا حق، اور برطرفی کے خلاف تحفظ کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ (کارکنان کو منظم کرنے کے لئے، ملازمت کی برطرفی کنونشن (نمبر 158) جس کی آجروں اور حکومت کی طرف سے ۴۰ سالوں سے جارحانہ طور پر مزاحمت کی جاتی رہی ہے اور ٹریڈ یونین کی تحریک نے اسے بہت زیادہ فراموش کر دیا ہے۔ پھر بھی اس بحران میں غیر منصفانہ برخاستگی کے خلاف جامع تحفظ کی فوری ضرورت ہے)۔

جس چیز کی ہمیں ضرورت نہیں وہ آئی ایل او کے نئے مجوزہ کنونشن ہیں جیسے ذمہ دارانہ آجرانہ رویہ (آر بی سی) پر کنونشن۔ اس سے نہ صرف کارپوریٹ کاروباری مفادات کی توثیق ہوتی ہے جس نے ہمیں اس بحران میں مبتلا کر دیا، بلکہ معاشرتی حقوق کی نجکاری کو بھی قانونی حیثیت دیتا ہے۔ یہ سیاست سے وابسطہ افراد کو عوامی احتساب سے تحفظ دیتا ہے۔ ہمیں جس معاشرتی اور سیاسی تبدیلی کی ضرورت ہے وہ سمجھوتہ سے شروع نہیں ہو سکتا۔ بنیادی سمجھوتہ اور جدوجہد کے بعد کیے جانے والے سمجھوتے کے مابین ایک بنیادی فرق ہے جو جدوجہد سے نکلتا ہے۔

عوامی صحت، تعلیم، رہائش اور خوراک اور غذائیت کے اجتماعی حقوق کو عالمی سطح پر انسانی حقوق کی حیثیت سے اجاگر کیا جاے نہ کہ اجناس کی خرید اور فروخت کے زریعہ منافع کمایا جاے۔

یہ سال IUF کی 100 ویں سالگرہ ہے اور اس بات کا تذکرہ کرنا ضروری ہے کہ IUF کا آئین خوراک کی پیداوار، پروسیسنگ اور تقسیم کو معاشرے کے لئے بنیادی معاشرتی خدمات کے طور پر تسلیم کرتا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ: **"یہ مزدور تحریک کی ذمہ داری ہے اور، سب سے پہلے، خوراک اور اس سے منسلک صنعتوں میں مزدوروں کی، کہ اس بات کو یقینی بنایا جاے کہ دنیا میں خوراک کے وسائل کو بروئے کار لایا جائے تاکہ نجی یا اقلیتی مفادات کی بجائے عوامی مفاد کو پورا کیا جاسکے۔"**

درحقیقت، پچھلے 40 سالوں کے دوران عالمی ادارہ فوڈ پر کارپوریٹ طاقت کے پھیلاؤ نے باقاعدگی سے عام مفاد کو مجروح کیا ہے، جس کے وجہ سے لاکھوں افراد بھوک سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یہ آنے والے دنوں میں خوراک کے بحران میں شدت کا سبب بنے گا۔ پھر بھی ہم ایک بار پھر بین الاقوامی تجارتی یونینوں کو ایک بیان پر دستخط کرتے ہوئے دیکھتے ہیں [**عالمی رہنماؤں کے لئے ایکشن کال: کوویڈ 19، کا مقابلہ کرتے ہوئے عالمی سطح پر فوڈ سیکیورٹی کے بحران کی روک تھام ۹ اپریل ۲۰۲۰**] جو آزادانہ تجارتی حکومتوں کے ذریعہ عالمی فوڈ سسٹم کے کارپوریٹ کنٹرول کو تسلیم کرتی ہے اور ان عالمی کارپوریشنوں کے ساتھ مل کر یہ وعدہ کرتی ہے کہ وہ لوگوں کی بھوک کے خاتمے میں کردار ادا کرینگی۔ لہذا بھوک بھی ایک اشیاء خرید و فروخت بن کے رہ گہی ہے۔

آگے بڑھنے کے لئے ہمیں کارپوریٹ فری تجارتی نظاموں کو ٹھیک نہیں کرنا بلکہ، انہیں ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ کارپوریٹ فری تجارتی نظام جو زراعت اور عالمی سطح پر خوراک کے نظام پر کارپوریٹ کنٹرول میں توسیع کرتی ہیں اور خوراک کی خود مختاری اور کھانے کے حق کو مجروح کرتی ہیں۔ کارپوریٹ فری تجارتی نظام جو صحت کی دیکھ بھال کی نجکاری، تجارت اور انہیں اشیاء کی طرح خرید و فروخت کا حصہ بنانے پر زور دیتی ہیں ان کو ختم کیا جانا چاہئے۔

ہمیں یہ کام کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ صحت کی دیکھ بھال کے شعبے کو غیر اجناس اور قومی وسائل، پانی کے زخیرے کو قومی وسائل؛ پائیدار زراعت اور خوراک میں عوامی سرمایہ کاری۔ توانائی کی جمہوریت کو فروغ دینا، ان حکومتوں کے تحت یہ سب غیر قانونی ہیں۔ غیر منتخب، احتساب سے محفوظ معاشی مینیجر جو ہماری حکومتیں چلاتے ہیں وہ آزاد تجارت کے معاہدوں میں قواعد کو آسانی سے استعمال کرتے ہوئے اس تبدیلی کو روک لیں گے جس کی

ہمیں ضرورت ہے. نوٹ کریں کہ وہی معاشی مینیجر اس عالمی وبائی بیماری کے عروج پر کہہ رہے ہیں کہ دسیوں لاکھوں متاثرہ اور لاکھوں اموات کے ساتھ **ہم عالمگیر صحت کی دیکھ بھال کے متحمل نہیں ہوسکتے ہیں۔** اس کو قبول کرنا ناممکن ہے۔ یہ سستی اشیاء کے حصول اور حکومتی بجٹ پر بحث نہیں ہے۔ قومی اور بین الاقوامی سطح پر دولت اور وسائل کا ایک وسیع پیمانے پر تبادلہ ہونا ضروری ہے۔ عالمی سطح پر اجتماعی ذرائع سے انسانی حقوق تک رسائی کی تعمیر اور اسکا تحفظ ناقابل حصول یا غیر قانونی نہیں ہوسکتا ہے۔

پچھلے مہینے اقوام متحدہ کے ماحولیاتی پروگرام (یو این ای پی) نے ایک رپورٹ شائع کی تھی، جس کا نام تھا: اگلی وبائی بیماری کی روک تھام: زونوٹک بیماریوں اور ان کی منتقلی کی روک تھام۔ اس رپورٹ میں وہ سات عوامل کی نشاندہی کرتے ہیں جو سارس کوو۔2 جیسے زونوٹک بیماریوں کے ظہور میں "بیماری کے ڈرائیور" ہیں۔

- جانوروں سے پروٹین کے حصول کی بڑھتی ہوئی ڈیمانڈ
- غیر مستحکم زرعی اضافہ؛
- جنگلی جانوروں کا بڑھتا ہوا استعمال اور استحصال؛
- شہری آبادکاری کے بائث قدرتی وسائل کا بے دریغ استعمال، زمینی استعمال میں تبدیلی اور قدرتی زرائعکا استعمال کرنے والی صنعتوں میں اضافہ؛
- نقل و حمل اور سفر میں اضافہ؛
- فوڈ سپلائی میں آتی تبدیلیاں؛
- موسمیاتی تبدیلیاں؛

اس فہرست سے ہمیں اچھی طرح سے واضح ہوتا ہے کہ "پرانے عام" کی جانب لوٹنا آپشن کیوں نہیں ہے؟ اس سے ایک اور وبائی بیماری پیدا ہوگی جس سے آب وہوا کے گہرے بحران میں مزید تباہ کن نتائج برآمد ہوں گے۔

اگر ہم اگلے وبائی امراض کی روک تھام کے لئے ان "بیماریوں کے ڈرائیوروں" سے نمٹنے کے اجتماعی سماجی اور سیاسی اقدام پر غور کریں، تو ہم پہلے ہی اس تبدیلی کے بارے میں بات کر رہے ہیں جس کے لئے نیولبرل نظام اور کارپوریٹ فری تجارتی حکومتوں کو ختم، عوامی مفاد میں ریاست پر دوبارہ قبضہ، غیر اجناس اور قومی وسائل پر مبنی پائیداری کی طرف اقدام، اور ایسا کرنے کے لئے بڑے پیمانے پر وسائل کا اعادہ کرنے کی ضرورت ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اس تبدیلی کو لانے کے لیے ہمیں اس یکجہتی اور اجتماعی عمل کی ضرورت ہے جو جینے کے لیے ایک منصفانہ، شفاف اور ایکولوجیکلی پائیدار دنیا کی بنیاد بنے۔ نہ کہ صرف ایک عالمی وباء سے دوسری عالمی وباء تک زندہ رہنے کے لیے، یہاں تک کے موسمیاتی تبدیلیاں دنیا کے خاتمے کا بائث بن جائیں۔ یہ کوئی آپشن نہیں بلکہ ایک ہنگامی رد عمل کی کال ہے۔